جس میں عربی زبان کے کارآمد اور ضروری قواعد نہایت آسان مثالی جملوں
کے ذریعہ بیان کئے گئے ہیں

مصنفہ

مولانا حمید الدین فراہی رحمتہ اللہ علیہ

باہتمام عبدالاحد اصلاحی

در مطبع اصلاح سرائے میر مطبوع گردید

قیمت ۵

دائرہ حمیدیہ کی کتابیں

تصنیفات استاذ امام مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر سورۂ والتین :۔ اس میں تین، زیتون، طور سینین
اور بلد امین سے وجہ استشہاد اور ان کی تحقیق کے متعلق
مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ تحقیق اور وسعت نظر کا اعجاز ہے
قیمت :۔ ۸ر

تفسیر سورۃ الکوثر :۔ کوثر کی حقیقت کے متعلق اس قدر
مدلل لکھا ہے کہ بحث کا کوئی گوشہ محجوب نہیں رہ گیا ہے
نماز اور قربانی کی حقیقت اور ان کے باہمی تعلق کی
تفصیل طویل اور ایمان افروز ہے۔ قیمت :۔ ۸ر

تفسیر سورۃ الکافرون :۔ اس میں بعثت کی غایت
اور ہجرت کے نتائج کے متعلق ایسے نکتے بیان ہوئے
ہیں جن کا سمجھنا قرآن کے بعض نہایت اہم حصوں کے
سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ قیمت :۔ ۸ر

تفسیر سورۃ الفیل :۔ اس کا اردو ترجمہ الاصلاح میں
شایع ہو رہا ہے جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ
ہو سکے گا۔ قیمت :۔ ۸ر

الرای الصحیح فی من ہو الذبیح :۔ اس میں اہل
کتاب کے دعوی کے خلاف قرآن اور تورات کے
نہایت محکم دلائل سے حضرت اسمٰعیل کا ذبیح ہونا ثابت
کیا ہے :۔ قیمت :۔ ۱۰ر

تفسیر سورۂ اخلاص :۔ سورۂ اخلاص کی تفسیر
اردو زبان میں ہے۔ قیمت :۔ ۸ر

اسباق النحو حصہ اول و دوم :۔ اردو زبان میں
عربی صرف و نحو کے بہترین رسالے :۔ قیمت
حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۶ر

تحفۃ الاعراب منظوم :۔ اردو زبان میں عربی
نحو کے مسائل نہایت بہترین طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت :۔ ۲ر

فہرست

دیباچہ

از

مرتب

یہ کتاب اس سے پہلے چھپکر شائع ہوچکی ہے اور بعض اسلامی مدارس کے نصاب
میں داخل ہے۔ طبع اول کے بعد مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعض مباحث
کو تشنہ خیال کرکے اس میں جگہ جگہ ضروری اضافہ فرمایا تھا۔ لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ
کی زندگی میں ان اضافوں کے ساتھ کتاب کو چھاپنے کی نوبت نہیں آئی۔ اب عربی
مدارس کی ضرورت کا خیال کرکے یہ کتاب شائع کی جاتی ہے۔ اہل علم اس کو دیکھکر
خود اندازہ کرسکیں گے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی نظر ثانی اور اضافہ و ترمیم کے بعد
اب پہلی حالت سے اس نے ایک بالکل مختلف صورت اختیار کرلی ہے۔ بعض ابواب
مثلاً مفعول، علتہ، مصدر اور تمیز میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مثالوں کے لئے جگہ
خالی چھوڑ دی تھی۔ وہ میں نے اپنی طرف سے بھر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے
کہ یہ کتاب طلبہ کے لئے مفید ثابت ہو۔

اختر احسن اصلاحی

۱۹ر جنوری سنہ ۱۹۳۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

(خطاب بمعلّمین)

اسباق النحو کے لکھنے میں یہ خیال رکھا گیا ہے کہ عربی نحو بقدر ضرورت جلد اور آسانی سے آجائے۔ نحو کے وسیع معنی لئے گئے ہیں، جس میں صرف بھی داخل ہے، اور کتاب کے تین حصے کئے گئے ہیں، پہلے حصہ میں اسم کا بیان ہے، اور دوسرے میں فعل کا، اور تیسرے میں حرف کا، یہ پہلا حصہ ہے۔ اس میں اسم کے متعلق ضروری قواعد کو آسان مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے، معلم کو چاہیے کہ ان مثالی جملوں کو ذ۔ ابدل کر پہلے زبانی اور پھر لکھوا کر عربی بنوائے۔ اس سے قواعد ذہن نشین ہو جائیں گے، اور عربی بولنے اور لکھنے کی جرأت اور رغبت پیدا ہو گی۔ ان مثالوں میں ضروری حروف بھی ضمناً آگئے ہیں۔ اور اس لئے صرف پہلے اور دوسرے حصہ کے تمام کر لینے پر طالب علم کو قرآن مجید اور بتدریج دیگر کتب عربیہ بے تکلّف پڑھا سکتے ہیں۔

یہ کتاب ماخوذ ہے النحو الجدید سے۔ قدیم صرف و نحو کی کتابوں

سے اس میں کہیں کہیں اختلاف کیا گیا ہے، جس کی وجہ اصل کتاب میں مفصل ملے گی، یہاں رفع خلجان کے لئے صرف دو باتیں قابل ذکر ہیں:- اوّل یہ کہ نحو جدید میں اعراب کی بنیاد اختلاف حالات پر رکھی گئی ہے نہ کہ عوامل پر۔ اس سے اوّلاً تو سو عاملوں سے نجات مل جاتی ہے، اور ثانیاً فعل چونکہ اختلاف حالات نہ رکھنے کی وجہ سے معرب نہیں رہ جاتا، اس لئے فعل کی طولانی بحث میں پڑنے سے پہلے ہی اعراب کی تعلیم دیجا سکتی ہے، اور اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے مشق عبارت شروع ہو جاتی ہے، پھر جب فعل شروع ہوتا ہے تو چونکہ اعراب سے واقفیت ہو چکی ہے، فوراً اس کا استعمال بھی ہونے لگتا ہے، اور فعل کے تمام ہوتے ہوتے ادب میں کافی استعداد پیدا ہو جاتی ہے، برخلاف قدیم طریقہ کے کہ اس میں ایک مدت دراز تک خشک اور پیچیدہ صرف و نحو کے قواعد رٹنے ہوتے ہیں، اس کے بعد کہیں جاکر ادب کی نوبت آتی ہے، اس جدید طریقہ کا تجربہ کیا گیا اور حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ دوسری بات جو خاص اس ابتدائی کتاب میں ملحوظ رکھی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ تعریفات کے بجائے زیادہ تر مثالوں سے کام لیا گیا ہے انسان فطرۃً مثالوں ہی سے اشیاء کو پہچانتا ہے، نہ کہ منطقی تعریفات سے۔ اس سے تو اکثر منتہی بھی عاجز ہو جاتے ہیں، اس لئے مبتدی کو تعریفات کے الجھاؤ میں نہیں ڈالا گیا۔

مقدمہ (۱)

عربی زبان کی ابتدائی باتیں

کتاب کو سبق اوّل سے پڑھانا چاہیئے، مسلمان بچّوں کو اکثر یہ ابتدائی باتیں قرآن شریف کے پڑھنے میں معلوم ہو جاتی ہیں، ہاں جو اس سے محروم ہیں اُنکے لئے یہ ضروری ہیں، تو ان کو بھی اسباق ہی سے شروع کرنا چاہیئے، اور یہ باتیں وقتاً فوقتاً بتائی جائیں۔

(۱) حروف ہجاء ۲۹ ہیں:-

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی ،

(۲) کوئی حرف بغیر حرکت یا سکون کے بولا نہیں جا سکتا، (سادہ حرکتیں ۳ ہیں، فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) ضمّہ (پیش) مثلاً کَلِمُہْ میں پہلا حرف مفتوح ہے، دوسرا مکسور، تیسرا مضموم، چوتھا ساکن)

(۳) تمام حروف متحرک بھی ہو سکتے ہیں اور ساکن بھی، لیکن ا ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، جب ا متحرک معلوم ہو تو سمجھو کہ یہ ہمزہ ہے، بصورت الف کیونکہ ہمزہ اکثر ا یا و یا ی سے ظاہر کیا جاتا ہے، مثلاً سَأَل۔ سَائِل۔ سُؤل،

(۴) ساکن کو دوبارہ متحرک کریں تو اس کو تشدید لگاتے ہیں، مثلاً عَلَّمَ کی لام مشدد ہے۔

(۵) جملوں یا فقروں کے آخر میں جب وقف (ٹھہراؤ) کرتے ہیں تو آخر حرف کو ساکن پڑھیں گے، لیکن اس کی حرکت لکھی جائیگی، مثلاً اَللّٰہُ الصَّمَدُ

(۶) لفظ کے آخر حرف کو کبھی دُو زبر، دُو زیر، دُو پیش ایک سیدھا ایک الٹا دے کر نٓ ساکن کی آواز ظاہر کرتے ہیں اور اس کو تنوین کہتے ہیں، مثلاً زَیْدًا۔ زَیْدٍ۔ زَیْدٌ کی دال پر تنوین ہے، فتحہ کی تنوین کے بعد الف لکھا گیا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ وقف میں وہاں الف پڑھا جائے گا، مثلاً صَفًّا صَفًّا۔

(۷) بعض لفظوں کے آخر میں ہ پر جو اکثر تانیث کی علامت ہوتی ہے، تؔ کے دُو نقطے لگا دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اثنائے کلام میں وہ تؔ کی آواز دے گی، اور وقف میں ہؔ کی، مثلاً اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ ۔ اس کو تائے مدورہ کہنا چاہیئے، تائے مدورہ کے پہلے کبھی الف بصورت و لکھا جاتا ہے، مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ۔ تائے مدورہ پر اگر فتحہ کی تنوین ہو تو اس کے بعد الف نہیں لکھا جاتا، کیونکہ وقف میں یہاں الف نہیں پڑھا جاتا۔

(۸) الف موافق فتحہ ہے، ی موافق کسرہ اور و موافق ضمہ ان کو حروف العلۃ کہتے ہیں، اور موافق حرکۃ کے بعد اگر ساکن ہوں تو اُن حرکتوں کو طویل کر دیتے ہیں، اور حروف المد کہلاتے ہیں، مثلاً زَادِی قُوتَ، حرکات طویلہ کو کبھی کھڑے زبر کھڑے زیر اُلٹے پیش سے ظاہر کرتے ہیں، مثلاً هٰذَا ۔ بِهٖ ۔ لَهٗ

(۹) حروف المد کے بعد ہمزہ یا مشدد حرف آجائے تو اس کو خوب کھینچ کر پڑھیں گے اور قرآن شریف میں اس پر علامت مد (~) لگا دیتے ہیں، مثلاً سآء۔ سِیٓءَ۔ سُوٓءٌ۔ خآصّۃ۔ مآ انفق۔

(۱۰) لفظ کے آخر میں کبھی یٰ الف کا کام دیتی ہے، مثلاً ذکریٰ، بُشریٰ اس کو الف مقصورہ کہتے ہیں۔ الف کے بعد ہمزہ بھی ہو تو الف ممدودہ کہلائیگا، مثلاً عطآء۔ صحرآء۔

(۱۱) ساکن حرف سے ابتدا نہیں کی جا سکتی لیکن بعض الفاظ ساکن الاول ہیں، اور کبھی ابتدا میں آجاتے ہیں۔ نیز لام تعریف کہ ساکن ہے اکثر اسموں کے اول میں آتی ہے، اس لئے عموماً ان سب کے پہلے ایک ہمزہ لگایا جاتا ہے، اس کو ہمزۃ الوصل کہتے ہیں۔ لام تعریف کے پہلے ہمزۃ الوصل کو زبر ہوتا ہے، باقی میں زیر۔ اسماے ذیل ساکن الاول ہیں:۔

ابن۔ ابنۃ۔ ابنم۔ اثنان۔ اثنتان۔ امرء۔ امرءۃ۔ اسم۔

ان کے علاوہ بعض مصدر اور فعل بھی ساکن الاول ہیں، جنکا ذکر فعل کے بیان میں آئیگا۔

(۱۲) ہمزۃ الوصل صرف ابتداء کلام میں آواز دیتا ہے، ورنہ خاموش رہتا ہے، لیکن لکھا جاتا ہے، اور ذیل کی صورتوں میں لکھا بھی نہیں جاتا:۔

(الف) ابن کا ہمزہ زَیدُ بنُ خالدٍ کی سی ترکیب میں،

(ب) اسم کا ہمزہ خاص بسم اللّٰہ میں۔

(ج) اَل کا ہمزہ لِ کے بعد مثلاً للفائدۃ

(۱۳) دو ساکن ساتھ نہیں بولے جا سکتے، لیکن اثنائے کلام میں کبھی التقائے ساکنین ہو جاتا ہے، یعنی دو لفظ ایسے باہم آجاتے ہیں کہ پہلے کا آخر حرف اور دوسرے کا اوّل حرف ساکن ہوتا ہے، تو اس حالت میں پہلا ساکن اگر حرف "ی" ہو تو آواز نہ دیگا، مثلاً عیسیٰ بْنُ مریم، ورنہ اسکو متحرک کردینگے، مثلاً مَنِ ابْنُكَ، اَلِابْنُ، یا مثلاً قرآن شریف میں (بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ)

(۱۴) لام تعریف اگر ایسے اسم پر لگایا جائے جس کا پہلا حرف ت ث (د۔ ظ) یا ن ہو تو اس کی آواز بدل کر اپنے مابعد کے حرف کی سی ہو جائے گی، مثلاً الطّعام۔ الشّراب۔

(۱۵) نون ساکن (اور تنوین بھی اسی میں داخل ہے) اگر اس کے بعد ب ہو تو میم کی آواز دیگا مثلاً عنبر۔ مِنْ بَعْدُ۔ خبیرٌم بصیرٌ، اور اگر وٓ ہو تو وٓ کی اور یٓ ہو تو یٓ کی آواز دیگا، لیکن قدرے غُنّہ کیساتھ مثلاً زَیْدٌ وَّخَالِدٌ۔ مَنْ یَّعْمَلْ اور رٓ یا لٓ یا مٓ ہو تو اسی میں دل مل جائے گی، مثلاً رجلٌ رَّشِیْدٌ۔ کِتَابٌ لَّكَ مِنْ مَّالِكَ

ان سب صورتوں میں ن لکھا ضرور جائے گا، لیکن ذیل کی صورتوں میں لکھا بھی نہ جائیگا۔ مِمَّنْ (مِنْ مَنْ) عَمَّنْ (عَنْ مَنْ) مِمَّا (مِنْ مَا) عَمَّا (عَنْ مَا)

مقدمہ (۲)

(نحو کی ابتدائی باتیں)

سبق اوّل

نحو وہ علم ہے جس میں **کلمہ** اور **کلام** کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قاعدے بتائے جاتے ہیں،

کلمہ ایک لفظ کو کہتے ہیں مثلاً رشید۔ انسان ۔ زمین۔ آسمان۔ جنگل مکان۔ اچھا۔ برا۔ میں۔ وہ۔ یہاں۔ وہاں۔

کلام۔ ایک پوری بات کو کہتے ہیں، مثلاً "میں گیا"۔ "وہ جاتا ہے"۔ کلام کو **جملہ تامہ** اور **مرکب تام** بھی کہتے ہیں۔

کبھی ایک ہی لفظ سے پوری بات بنجاتی ہے تو درحقیقت وہاں کوئی اور لفظ چھپا رہتا ہے، مثلاً "لکھ" "پڑھ" یعنی "تو لکھ" "تو پڑھ" اور کبھی دو چار لفظ ملنے سے بھی پوری بات نہیں بنتی، جیسے "میری کتاب" یا "اچھا آدمی" یا "گھر میں"۔ اس کو مرکب ناقص کہتے ہیں، کلام کے بیان میں اس کا بیان بھی ضمناً کیا جاتا ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) **اسم** (نام) جیسے زَید، انسان، اسمائے صفات بھی اس میں داخل ہیں، مثلاً نیک، بد۔ سرخ، سفید۔

(۲) **فعل** (کام) بقید زمانہ جیسے گیا، جائے گا، جا۔

(۳) **حرف** (طرف) یعنی جو اسم یا فعل کے کسی طرف لگ جاتا ہے جیسے میں۔ پر۔ سے۔ تک۔ تئے۔

سبق (۲)

(مختلف حالات اسم)

اختلاف حالات دراصل اختلاف مراتب کا نام ہے، اس لئے اختلاف مراتب کو سمجھ لو اس سے اختلاف حالات سمجھ میں آجائے گا۔

اسم جب ترکیب میں آتا ہے تو اس کے تین مرتبے ہو سکتے ہیں :-

اوّل۔ جب وہ کلام میں جزء ضروری ہو، مثلاً زَیْدٌ ذَاهِبٌ (زید جانے والا ہے) اس میں زَیْدٌ اور ذَاهِبٌ دونوں ضروری جزء ہیں کہ ان میں سے ایک نہ ہو تو بات پوری نہ ہوگی۔

دوم۔ جب وہ جزء زائد ہو مگر محتاج واسطہ نہ ہو، مثلاً زَیْدٌ ذَاهِبٌ غَدًا (زید جانے والا ہے کل) اس میں غدا کا لفظ مزید واقفیت کے لئے بڑھایا گیا ہے، اور بغیر کسی واسطہ کے آملا ہے۔

سوم۔ جب وہ زائد بھی ہو اور محتاج واسطہ بھی ہو مثلاً زَیْدٌ

ذَاهِبٌ اِلٰی مَدْرَسَۃٍ (زید جانے والا ہے کسی مدرسہ کو) اس میں مدرسہ کا لفظ مزید واقفیت کے لئے بڑھایا گیا، لیکن بغیر الیٰ کے واسطہ کے نہ مل سکا۔ ان مراتب ثلاثہ کو بہ ترتیب رفع۔ نصب۔ خفض یا جر کہتے ہیں اور جو اسم ان مراتب میں ہوتے ہیں ان کو مرفوع۔ منصوب مخفوض یا مجرور کہتے ہیں، اب انھیں مرفوع، منصوب، مجرور کو یوں بھی کہتے ہیں۔ فلاں اسم بحالت رفع یا نصب یا جر ہے یا محل رفع یا نصب یا جر میں ہے۔ قصّہ مختصر یہ کہ ترکیبی حیثیت سے اسم کی ۳ حالتیں ہوسکتی ہیں رفعؔ۔ نصبؔ۔ جرؔ۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ مرفوع کے آخر میں ـُـ ہے، اور منصوب کے آخر میں ـَـ اور مجرور کے آخر میں ـِـ تو یہ تبدیلیاں گویا حالات کی علامتیں ہیں۔

ف = ظاہر ہے کہ پہلا مرتبہ سب سے اونچا ہے، اس سے اتر کر دوسرا اور پھر سب سے نیچے تیسرا۔ اسلئے جو اسم پہلے مرتبہ میں ہوتا ہے، اس کو مرفوع کہتے ہیں، کیونکہ مرفوع کے معنی ہیں بلند کیا ہوا مثلاً سقفٌ مرفوعٌ (بلند کی ہوئی چھت) اسی طرح جو اسم دوسرے مرتبہ میں ہوتا ہے اس کو منصوب اس لئے کہتے ہیں کہ منصوب کے معنی ہیں کھڑا کیا ہوا مثلاً عَلَمٌ منصوبٌ (کھڑا کیا ہوا نشان) کھڑی کی ہوئی چیز کا ایک طرف اوپر اور دوسرا نیچے ہوتا ہے، اس لئے یہ درمیانی حالت میں ہے، اور پھر جو اسم تیسرے مرتبہ میں ہوتا ہے اسکو اسلئے مخفوض کہتے ہیں کہ مخفوض کے معنی ہیں پست کیا ہوا، مثلاً "صَوتٌ مخفوضٌ" (پست کی ہوئی آواز) مخفوض کو مجرور بھی کہتے ہیں، اسلئے کہ مجرور کے معنی ہیں زمین پر گھسیٹا ہوا، مثلاً "ذیلٌ مجرورٌ" (زمین پر گھسیٹا ہوا دامن) یہ اس خیال سے کہ دوسرا لفظ

سبق (۳)

(اعراب ۔ معرب ۔ مبنی)

مراتب اور حالات اسم تو ہر زبان میں ہوتے ہیں، مگر آخر کی تبدیلی جو حالات کی علامت ہے عربی زبان سے مخصوص ہے۔ اسی وجہ سے اس کو اعراب کہتے ہیں یعنی عربی کر دینا، اگر تم کہو کہ زید عالم ہے تو یہ اردو ہو گی۔ اب اسی کو عربی کرنا چاہو تو کہدو زَيْدٌ عَالِمٌ۔

جن اسموں پر اعراب آتا ہے انہیں معرب کہتے ہیں، اور جن پر اعراب نہیں آتا انہیں مبنی کہتے ہیں، معرب کا دوسرا نام متمکن اور مبنی کا غیر متمکن بھی ہے۔

چونکہ اسم عموماً معرب ہیں اس لئے نہایت مختصر اور محدود جملوں کے سوا معرب اسم کے بغیر کوئی عبارت نہیں بن سکتی، کیونکہ معرب اسم کا استعمال ہوا اور اعراب کی ضرورت آن پڑی، اس لحاظ سے اعراب اور معربات کا بیان پہلے ہونا چاہئے، لیکن بعض قسم کے مبنیات بذات خود کلام میں نہایت ضروری ہیں، اس لئے معربات کے ساتھ ساتھ ان کا ذکر بھی مناسب ہوگا، باقی مبنیات کا بیان معربات کے بعد کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ جن مبنیات کا ذکر یہاں مناسب تھا وہ یہ ہیں:۔

(۱) ضمائر ،

(۲) اشارات ،

(۳) استفہامات ،

(مگر ان کا بیان بھی اور دیگر مبنیات کے ساتھ آیا ہے، معلم کو چاہیے کہ وہ ابتدا ہی میں اور مشتقوں کے ساتھ مواقع کا لحاظ کر کے ان کی بھی مشق کرا دے، مثلاً مرفوع ضمائر کی مشق مرفوعات کے ساتھ اور منصوب ضمائر کی منصوبات کے ساتھ اور مجرور کی مجرورات کے ساتھ اسی طرح اشارات اور استفہامات کی مشق بھی ہونی چاہیے)

سبق (۴)

(اعراب کی مختلف صورتیں)

اعراب کی عام صورتیں تو محض حرکات ـُـ ، ـَـ ، ـِـ سے ظاہر ہوتی ہیں، لیکن ان کے علاوہ اور چار صورتیں ہیں، جنہیں حروف بڑھائے جاتے ہیں، اور وہ چار ہیں، ـُـ ون ، ـِـ ینَ، ـَـ ان ، ـَـ ینِ ۔ پہلے تین کو اعراب بالحرکۃ (حرکتی اعراب) کہتے ہیں، اور باقی چار کو اعراب بالحرف (حرفی اعراب)۔ اس تنوع کے لحاظ سے اسم کی مختلف قسمیں کر دی گئیں ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کس اسم پر کس صورت کا اعراب آئے گا، ان تمام قسموں کو مع ان کے اعراب کے خوب سمجھ کر یاد کر لینا ضرور ہے۔

<table>
<tr><th colspan="2">(اقسام اسم بلحاظ صورت اعراب)</th><th colspan="3">(صورت اعراب ہر سہ حالت)</th></tr>
<tr><th></th><th></th><th>رفع</th><th>نصب</th><th>جر</th></tr>
<tr><td>(۱)</td><td>واحد اور
جمع مکسر</td><td>زَیْدٌ
اطفالٌ</td><td>زَیْدًا
اطفالاً</td><td>زَیدٍ
اطفالٍ</td></tr>
<tr><td>(۲)</td><td>جمع سالم مؤنث.</td><td>مسلماتٌ</td><td colspan="2">مسلماتٍ</td></tr>
<tr><td>(۳)</td><td>جمع سالم مذکر.</td><td>مُسلِمُونَ</td><td colspan="2">مُسلِمِیْنَ</td></tr>
<tr><td>(۴)</td><td>مثنیٰ.</td><td>مُسلِمَانِ</td><td colspan="2">مُسلِمَیْنِ</td></tr>
<tr><td>(۵)</td><td>غیر منصرف.</td><td>لقمانُ</td><td colspan="2">لقمانَ</td></tr>
</table>

یہ پانچ اصلی قسمیں ہیں، لیکن انہیں میں سے بعض ایسے ہیں جنکا اعراب بدل گیا ہے۔ ان کو مبدل الاعراب کہنا چاہیئے، اور اصلی قسموں میں غیر منصرف کسی قدر تفصیل طلب ہے، ان دونوں کا بیان بعد میں آئے گا۔

ف:- جمع مکسر وہ جمع ہے جسمیں واحد کی صورت بدل جاتی ہے، جیسے عِلْم، عُلُوم، نُور، اَنْوار، اُستاذ، اساتذہ، جمع سالم میں واحد کی صورت برقرار رکھکر اس کے آخر میں مذکر کے لئے ون اور مؤنث کے لئے ات بڑھا دیتے ہیں۔

مشق: اسمائے ذیل کے اعراب ہر سہ حالت لکھو:- غلامٌ. کتبٌ. آیاتٌ. حسناتٌ. صالحونَ. عالمونَ. غلامانِ. کتابانِ. ابراہیم. اسحٰق. یعقوب. آخر کے یہ تین اسم غیر منصرف ہیں۔

سبق (۵)

(اعراب ثقیل و خفیف و مواقع تخفیف)

ٌ ، ً ، ٍ کہ ان میں ن کی آواز ہے اور اسی لئے ان کو تنوین کہتے ہیں، اور ُوْنَ ، ِیْنَ اور َانِ ، َیْنِ کہ ان میں صاف ن موجود ہے، یہ سب ثقیل اعراب ہیں، ان میں سے ن غائب ہو جائے تو یہ خفیف اعراب کہلاتے ہیں، مثلاً زیدُ - زیدَ - زیدِ مسلمُو - مسلمِی - مسلما - مسلمَی - تخفیف کے مواقع حسب ذیل ہیں:-

(۱) معرب بالحرکۃ پر جب لام تعریف آجائے مثلاً الحمد - الکتابُ

(۲) معرب بالحرکۃ ہو یا بالحرف جب مضاف ہو، مثلاً ابنُ زیدٍ ابنا زیدٍ ، بنو زیدٍ:-

(۳) جب یہ کہنا ہو کہ فلانا فلانے کا بیٹا تو پہلا اسم مثلاً زید ابنُ خالدٍ

(۴) ان کے علاوہ وہ ہیں جنپر پہلے ہی سے ثقیل اعراب نہ ہو، مثلاً لقمانُ -

سبق (۶)

(معربات اصلیہ کا بیان)

اصلی معربات ۱۰ ہیں:-

دو مرفوع: مسندالیہ . خبر

دو مجرور: مجرور بواسطہ حرف جر. مضاف الیہ .

چھ منصوب: ظرف . حال . تمیز . مفعول . علۃ . مصدر،

آخر کے تین کو بہ ترتیب مفعول بہ . مفعول لہ . مفعول مطلق بھی کہتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک کو بہ ترتیب مثالوں سے بیان کیا جاتا ہے۔

(دو مرفوع:- مسندالیہ اور خبر)

(الف) سَلِيمٌ عَاقِلٌ وَّنَسِيمٌ غَافِلٌ . خَالِدٌ قَوِيٌّ وَّحَامِدٌ ضَعِيفٌ . بَشِيْرٌ فَارِغٌ وَّنَذِيْرٌ مَشْغُولٌ . وَحِيدٌ غَائِبٌ وَّمَجِيدٌ حَاضِرٌ . رَشِيدٌ أَمِيرٌ وجعفرٌ وزيرٌ . هَاشِمٌ غَنِيٌّ وَّحَاتِمٌ سَخِيٌّ .

(ب) الانسانُ حاكمٌ والحيوانُ محكومٌ . العالمُ عزيزٌ والجاهلُ ذليلٌ . المجلسُ قريبٌ والمكتبُ بعيدٌ . الطعامُ حاضرٌ والخادمُ غائبٌ . السوالُ سهلٌ والجوابُ مشكلٌ .

الامتحان قریبٌ والتعطیل بعیدٌ ۔

(الف) **ف :** سلیمٌ عاقلٌ وغیرہ میں پہلا اسم مسند الیہ ہے، اور دوسرا مسند یا خبر ہے۔ اور بس یہی دو مرفوع ہیں ،

(ب) **ف :** (ال سے عام اسم خاص ہوتا ہے، جیسے رجلٌ عام ہے، یعنی ایک یا کوئی مرد۔ الرجل خاص ہے یعنی مرد)

سبق (۷)

(مجرور (۱) بواسطہ حرف جر)

حروف جر حسب ذیل ہیں :- حتّٰی ” تک ۔

فِی = میں		منذ۔ مذ ” سے لیکر ۔	
عَلٰی = پر		بِ ” ساتھ ۔ سے ۔	
مِن = سے		بَ۔ تَ۔ وَ ” کی قسم ۔	
الٰی = تک ، طرف		لِ ” لئے ۔ واسطے ۔	
عَنْ = سے		کَ ” کی طرح ۔	

سعیدٌ ورشیدٌ ذاھبانِ لتجارۃٍ من قریۃٍ الی مدینۃٍ ۔ سعیدٌ

جالسٌ فی عجلةٍ ورشیدٌ راکبٌ علیٰ جملٍ ۔ عامرٌ وعمیرٌ مشغولانِ بالزراعةِ ۔ سالمٌ وسلیمٌ مریضانِ منذ شھرٍ ھاشمٌ غنیٌ کحاتمٍ ۔ لرشیدٍ شغلٌ حتّی العشاءِ ۔ طالبٌ مولعٌ بالقصصِ حتی الخرافاتِ ۔

ف = سعیدٌ ورشیدٌ میں سعیدٌ معطوف علیہ اور رشید معطوف ہے، واو حرفِ عطف ہے، معطوف علیہ جس حال میں ہوگا، اسی حال میں معطوف بھی ہوگا

سبق (۸)

(مجرور (۲) مضاف الیہ)

قلمُ زیدٍ نفیسٌ وقلمُ خالدٍ ردیٌّ ۔ بشیرٌ طالبُ علمٍ ونذیرٌ صاحبُ فضلٍ ۔ بیتُ سعیدٍ قریبٌ ودکانُ رشیدٍ بعیدٌ ۔ کتابُ سلیمٍ کاملٌ وکتابُ کاظمٍ ناقصٌ ۔ یدا مسلمٍ طویلتانِ ورجلا سلیمٍ قصیرتانِ ۔ وحیدٌ طویلُ الیدینِ وسعیدٌ قصیرُ الرجلینِ ۔ فی یدی رشیدٍ قلمٌ ودواةٌ علی جانبی بیتِ سعیدٍ اشجارٌ بنو ھاشمٍ فاضلونَ ۔ بنو طالبٍ ذاھبونَ الی بنی ھاشمٍ ۔

ف ۔ قَلَمُ زَیْدٍ میں قلم مضاف ہے، اور زید مضاف الیہ، اگر مضاف اسم صفت ہو، اور مضاف الیہ از روئے معنی اس کا مفعول یا فاعل ہو تو **اضافۃ لفظیہ** کہلائے گی، مثلاً وَاهِبُ المالِ، یا فَارِغُ البَالِ، ایسا نہ ہو تو **اضافۃ معنویہ** کہلائے گی،

ف ۔ اضافت معنویہ میں مضاف پر لام تعریف نہیں آتی،

سبق (۹)

منصوبات

چھ ہیں منصوب ظرف و حال و تمیز اور مفعول علتہ و مصـ ۔

(ظروف زمان) (۱)

زَیْدٌ مَشْغُولٌ لَیْلاً وَّنَهَارًا۔ سَالِمٌ مُسَبِّحٌ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا سَلِیْمٌ قَادِمٌ اَلْیَوْمَ صباحًا ومساءً سعیدٌ ذاهِبٌ غدًا۔ عامِرٌ مسافِرٌ غَدَاۃَ غدٍ۔ سَلْمَانُ مرتحِلٌ بَعْدَ غدٍ۔ الاستاذُ فارغٌ اَلْآنَ۔ الاطفالُ حاضِرونَ السَّاعۃَ۔

(ظروف مکان)

حامِدٌ مَعَ زیدٍ۔ سلیمٌ عِنْدَ خالدٍ۔ بیتُ وحیدٍ

دونَ بیتِ سعیدٍ. دکانُ عامرٍ وراءَ المسجدِ. بیتُ رشیدٍ ازاءَ بیتِ حمیدٍ. امامَ بیتِ سلیم شجرۃٌ طویلۃٌ فوقَ الشجرۃِ طائرٌ جمیلٌ. وتحتَ الشجرۃِ بقرۃٌ سمینۃٌ. وسطَ صحنِ المسجدِ حوضٌ مربعٌ. کتابُ سعیدٍ فوقَ الطاولۃِ۔

ف = شجرۃٌ طویلۃٌ میں شجرۃٌ موصوف اور طویلۃٌ صفت ہے،
صفت اپنے موصوف کی حسب ذیل چیزون مین تابع ہوگی، (۱) اعراب (۲) تعریف وتنکیر (۳) واحد، مثنیٰ اور جمع، (۴) تذکیر وتانیث ترکیب وصفی کی مشق کافی ہونی چاہیے،

سبق (۱۰)

(مفعول بہٖ) (۲)

وحیدٌ قارِئٌ کتاباً۔ سعیدٌ کاتِبٌ رسالۃً۔ الشابُّ صارِعٌ اسداً۔ محمودٌ قاطِعٌ غصنَ شجرۃٍ۔ الرجلُ الشجاعُ صاعِدٌ جبلاً شامِخاً۔ سعیدٌ آکِلٌ لحمَ البقرۃِ۔ خالدٌ مانِحٌ عمرواً دیناراً۔ نسیمٌ وشمیمٌ بائعانِ شالاتٍ ثمینۃً۔ القومُ مکرِمونَ صاحبَ فضلٍ۔ الناسُ شارِبونَ ماءً بارداً فی الصیفِ۔

سبق (۱۱)

منصوب (۳) حال

وَحِیْدٌ فِی الْبَیْتِ مَرِیْضًا۔ حَامِدٌ اَفْصَحُ الْقَوْمِ خَطِیْبًا۔ سَلِیْمٌ کَاتِبٌ جَالِسًا۔ زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ مَشْدُوْدًا۔ ذِهَابِیْ غَدًا مَاشِیًا۔ اَلْاَطْفَالُ فِی الْمَدْرَسَةِ قَارِئِیْنَ وَکَاتِبِیْنَ۔ اَلنَّاسُ ذَاهِبُوْنَ سَرِیْعِیْنَ۔ اَلْیَوْمُ حَارٌّ شَدِیْدَ الْحَرِّ۔ خَالِدٌ وَرَشِیْدٌ قَائِمَانِ سَاکِتَیْنِ۔

سبق (۱۲)

علۃ (۴) (مفعول لہٗ)

رَشِیْدٌ سَاکِتٌ اَدَبًا۔ سَلِیْمٌ مُطْرِقٌ خَجَلًا۔ سَعِیْدٌ مُرْتَعِدٌ غَضَبًا۔ اَلْوَلَدُ هَارِبٌ خَوْفًا۔ خَالِدٌ مُبْتَعِدٌ عَنْ عَمْرٍو حَذَرًا مِنَ الشَّرِّ

مصدر (۵) (مفعول مطلق)

کَرِیْمٌ سَاکِتٌ سُکُوْتًا۔ اَلشَّیْخُ نَائِمٌ فِی اللَّیْلِ قَلِیْلًا۔ اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ سَیْرًا۔ خَالِدٌ مُتَاَثِّرٌ بَعْضَ التَّاَثُّرِ۔ قَاتِلُ الْاَمِیْرِ مَقْتُوْلٌ شَرَّ قِتْلَةٍ۔

سبق (۱۳)

منصوب (۶) تمیز

(الف) خَالِدٌ شَرِيفٌ نَسَبًا. زَيْدٌ أَكْثَرُ مَالًا. سَالِمٌ أَحْسَنُ مِنْ هَاشِمٍ وَجْهًا. عَبْدُ اللهِ أَفْضَلُ النَّاسِ عِلْمًا. سَلِيمٌ أَطْوَلُ الْقَوْمِ عُمْرًا. رَأْسُ عَمْرٍو مُشْتَعِلٌ شَيْبًا. اَلْإِنَاءُ مُمْتَلِئٌ مَاءً.

(ب) عِنْدَ وَحِيدٍ رَطْلٌ زَيْتًا وَمَنٌّ عَسَلًا. لِرَشِيدٍ مُدٌّ سَمْنًا. لِزَيْدٍ ذِرَاعَانِ حَرِيرًا. لِكَرِيمٍ مِلْءُ الْإِنَاءِ عَسَلًا. فِي يَدِ طَالِبٍ عِشْرُونَ رُوبِيَّةً.

ف :- تمیز ابہام کے دور کرنے کے لئے آتی ہے، ابہام کبھی جملہ میں ہوتا ہے جیسے مثال (الف) میں ہے، اور کبھی مفرد میں، جیسے مثال (ب) میں ہے۔

معربات مشکلہ

معربات اصلیہ کا بیان ہو چکا۔ ان کے علاوہ ۵ اور ہیں جو درحقیقت یا تو معربات اصلیہ میں داخل ہیں، یا مبنی ہیں۔ بہرصورت ان کا حال کچھ ملا جلا سا ہے، اس لئے ان کو الگ بیان کیا جاتا ہے، اور اُن کا نام معربات مشکلہ رکھا جاتا ہے۔

معربات مشکلہ ۵ ہیں :-

(۱) مسند الیہ منصوب بحرف مشابہ فعل - مثلاً اِنَّ زَیْدًا عالِمٌ۔

(۲) مسند الیہ عام منفی بلا - مثلاً لَارَجُلَ فِی الْبَیْتِ ۔

(۳) مستثنیٰ منصوب بحرف استثنا ، مثلاً اَلْقَوْمُ حاضِرٌ اِلَّا زیدًا

(۴) منادیٰ مفرد اور خاص ، مثلاً یا زَیْدُ ۔

(۵) منادیٰ غیر مفرد یا عام ، مثلاً یا اھلَ البَیْتِ ۔ یا راکباً جملاً

دیکھو ان میں چہارم مرفوع خفیف ہے، اور دوم منصوب خفیف اور باقی منصوب تام ،

سبق (۱۴)

اسم اِنَّ وغیرہ

اِنَّ - بے شک ۔ لٰکِنَّ - لیکن ۔ کَاَنَّ - گویا کہ ،
لَعَلَّ - شاید کہ ۔ لَیْتَ - کاش کہ ۔

اِنَّ سَلِیْمًا عاقِلٌ ۔ لٰکِنَّ نَسِیْمًا غافِلٌ ۔ اِنَّ خَالِدًا قَوِیٌّ لٰکِنَّ حَاتِمًا سَخِیٌّ ۔ کَاَنَّ رَشِیْدًا اَمِیْرٌ ۔ لَیْتَ وَحِیْدًا فَارِغٌ ۔ لَعَلَّ جَعْفَرًا وَزِیْرٌ۔

ف :- اِنَّ وغیرہ کو حرف مشابہ فعل کہتے ہیں، کیونکہ یہ دراصل فعل تھے اور فعل کے معنی رکھتے ہیں، اسکے بعد جو مسند الیہ آتا ہے وہ درحقیقت اس کا مفعول ہوتا ہے اور اسلئے منصوب ہوتا ہے

سبق (۱۵)

مسند الیہ عام منفی بلا،

لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ. لَا ثَمَرَ عَلَى الشَّجَرِ. لَا حَرَجَ فِي اللَّعِبِ بَعْدَ الْفَرَاغَةِ. لَا دِرْهَمَ لِزَيْدٍ وَلَا دِينَارَ. لَا قَلَمَ لِخَالِدٍ وَلَا كِتَابَ. لَا أَبَ لِفَرِيْدٍ وَلَا أُمَّ. لَا أَخَ لِوَحِيْدٍ وَلَا أُخْتَ.

ف :- لَا دِرْهَمَ لِزَيْدٍ کے معنی ہیں "زید کے پاس کوئی درہم نہیں" مگر لَا دِرْهَمٌ لِزَيْدٍ کے معنی ہیں "زید کے پاس نہ تو درہم ہے" تو پھر یہ بھی کہنا ہوگا کہ "اور نہ دینار" یا اور کوئی ایسا ہی لفظ،

پہلی صورت میں لا کے بعد جو مسند الیہ ہے وہ نصب پر مبنی ہوتا ہے، اور اس لا کو لا نفی جنس کہتے ہیں،

مستثنیٰ

اَلْقَوْمُ حَاضِرٌ اِلَّا زَيْدًا. اَلنَّاسُ مَشْغُوْلُوْنَ اِلَّا خَالِدًا فِي الْمَدْرَسَةِ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا التَّصْوِيْرَ. فِي خَالِدٍ كُلُّ

فَضِیْلَۃٍ اِلَّا الْفَصَاحَۃَ ۔

ف = اِلَّا زیدا ۔ یعنی زید کو چھوڑ کر ۔ پس گویا اِلَّا فعل ہے اور زیدًا اسکا مفعول ہے اور اس لئے نصب کی حالت مین ہے ، مگر بعض جگہ مستثنیٰ کو اِلَّا کے سوا کسی اور لفظ سے تعلق ہوتا ہے ، مثلاً کوئی نہین آیا اِلَّا زید ، یعنی زید آیا ، پس ایسی حالت مین اِلَّا کا اس پر کچھ اثر نہ ہوگا ،

سبق (۱۷)

منادیٰ

یَا رَفِیْقُ السَّفَرُ قَرِیْبٌ ۔ یَا اَیُّهَا الْغُلَامُ لَا مَاءَ فِی الْکُوْزِ ۔ یَا رَشِیْدُ الطَّعَامُ حَاضِرٌ ۔ یَا طَالِبَ الْعِلْمِ لَا عِلْمَ اِلَّا بِالْجُهْدِ ۔ یَا غُلَامَ زَیْدٍ صَاحِبُكَ مُسَافِرٌ غَدًا ۔

ف = جب منادیٰ تنہا اور خاص ہو تو وہ خود ہی ایک جملہ سمجھا جاتا ہے ، اور ضمہ پہ مبنی ہوتا ہے ۔ اگر اس کے پہلے اَلْ ہو تو محض اس لئے کہ یَا کی آواز گم نہ ہو جائے اس کے بعد اَیُّهَا بڑھا دیتے ہین ،

اگر منادیٰ تنہا یا خاص نہ ہو تو وہ منصوب ہوگا گویا مفعول ہوگا یَا کا ،

سبق (۱۸)

(اعراب مثنیٰ)

مثنیٰ

لِزَيْدٍ فَرَسَانِ - فَرَسَا زَيْدٍ سَرِيْعَانِ لِخَالِدٍ غُلَامَانِ. غُلَامَا خَالِدٍ حَاضِرَانِ. سَعِيْدٌ قَوِيُّ الْيَدَيْنِ. وَحِيْدٌ ضَعِيْفُ الرِّجْلَيْنِ. فِيْ يَدَيْ سَعِيْدٍ كِتَابٌ ضَخِيْمٌ. عَلٰى جَانِبَيِ الطَّرِيْقِ اَشْجَارٌ. سَعِيْدٌ مَشْغُوْلٌ طَرَفَيِ النَّهَارِ. خَالِدٌ مَاهِرٌ فِيْ عِلْمَيِ الْفِقْهِ وَالطِّبِّ.

ف = حرفی اعراب کے خفیف ہونے کی صرف ایک ہی صورت ہے یعنی جب اسم مضاف ہو،

سبق (۱۹)

اعراب جمع مذکر سالم

اَلْخَادِمُوْنَ مَخْدُوْمُوْنَ. اَلْعِزَّةُ لِلصَّادِقِيْنَ وَلِلْكَاذِبِيْنَ ذِلَّةٌ. اَلْكَسَلُ عَادَةُ الْجَاهِلِيْنَ وَالْجُهْدُ خَصْلَةُ الْعَاقِلِيْنَ. اَلْعَاقِلُوْنَ طَالِبُوْا عِلْمٍ وَالْجَاهِلُوْنَ مَائِلُوْنَ اِلٰى لَهْوٍ. خَادِمُوا الْقَوْمِ مَخْدُوْمُوا الْقَوْمِ. سَاكِنُوا الْمِصْرِ ظَرِيْفُوْنَ

وَلٰكِنَّ سَاكِنِي الْقَرْيَةِ قَوِيُّوْنَ ۔

سبق (۲۰)

(اقسام غیر منصرف)

غیر منصرف کی دو قسمیں ہیں :-

اول عَلَم (یعنی کسی خاص شخص یا قوم یا چیز کا نام) بشرطیکہ

(الف) یا عجمی یعنی غیر زبان کا ہو، مثلاً اِبْرَاهِيْمُ، اِسْمٰعِيْلُ، اِسْحٰقُ، يَعْقُوْبُ، يُوْسُفُ وغیرہ یا مثلاً ثَمُوْدُ، اِنْكِلِيْسُ، اَلْمَانُ، یا مثلاً مِصْرُ، شِيْرَازُ، لَاهُوْرُ، مُلْتَانُ، یا مثلاً سَيْحُوْنُ، جَيْحُوْنُ،

(ب) یا جس کے آخر میں ۃ ہو، مثلاً حَمْزَةُ، طَلْحَةُ، عُبَيْدَةُ، عِكْرِمَةُ، قَتَادَةُ، عُبَادَةُ،

(ج) یا مؤنث ہو مثلاً زَيْنَبُ - سَقَرُ - سُعَادُ،

(د) یا جس کے آخر میں ان زائد ہو، مثلاً عُثْمَانُ، عَدْنَانُ - نَبْهَانُ، رَمَضَانُ،

(ہ) یا جس کے آخر میں الف مقصورہ زائد برائے الحاق ہو، مثلاً اَرْطٰى، عَلْقٰى (بحالت علمیت)

(و) یا بوزن فُعَلُ ہو، مثلاً عُمَرُ، زُفَرُ، قُثَمُ، زُحَلُ، قُزَحُ،

(ز) یا مرکب از دو اسم ہو جس میں کوئی ربط (یعنی اضافی یا وصفی یا اسنادی) ملحوظ نہ ہو، مثلاً مَعْدِيْ كَرِبُ، بَعْلَبَكُّ، حَضْرَمَوْتُ،

(ح) یا منقول ہو فعل سے و لو شبہتہ بشرطیکہ اس کے آخر مین ۃ نہ آتی ہو مثلاً شمّرُ ۔ یشکرُ ۔ اِصبعُ ۔ تَرْتُبُ ۔ نہ ارملٌ ویعملٌ کہ ارملۃ ویعملۃ آتا ہے

دوم صفت دو صورتون مین :۔

(الف) بروزن فعلان ہو اور اس کا مونث بروزن فعلیٰ ہو، مثلاً عطشانُ ۔ ریانُ ۔ جوعانُ ۔ شبعانُ ۔ سکرانُ ۔

(ب) یا بروزن افعل ہو اور اس کے آخر مین ۃ نہ آتی ہو، مثلاً اربعٌ کہ اربعۃ بھی آتا ہے، اس مین یہ کافی ہے کہ کلمہ در اصل صفت ہو پس اگر بعد کو علم یا عام اسم ہو جائے تو بھی غیر منصرف ہوگا، مثلاً احمدُ ۔ اسودُ وارقمُ للحیۃ برخلاف اجدلٌ ۔ اخیلٌ ۔ افعیٌ کہ ان کا صفۃ ہونا مشتبہ ہے،

سوم معدول یعنی جو اپنی اصل وضع پر نہ باقی ہو اور یہ چند گنتی کے الفاظ ہین، مثلاً اُخَرُ (در اصل الاخر یا اُخَرِین) اور جُمَعُ ۔ کُتَعُ ۔ بُصَعُ ۔ بُتَعُ ۔ (جمعاء وغیرہ کی جمع بروزن فُعَلٌ یا فعالی یا فعلاوات آتی ہے) اور سَحَرُ (در اصل السحر) اور امس (در اصل الامس) اور اُحادُ تا عُشارُ اور مَوْحَدُ تا معشرُ (در اصل واحدٌ واحدٌ وغیرہ)

چہارم جمع بر انداز فعالِلُ یا فعالیلُ بشرطیکہ آخر مین ۃ نہ ہو مثلاً مساجدُ ۔ مصابیحُ ۔ نہ فرازنۃٌ ۔ تلامذۃٌ ۔ اساتذۃٌ وغیرہ کہ یہ منصرف ہین،

پنجم وہ اسم جس کے آخر میں الف زائد بغرض تانیث یا جمع ہو۔ خواہ یہ الف مقصورہ ہو مثلاً حُبلیٰ ۔ حُباریٰ ۔ جمزیٰ ۔ غضبیٰ بخلاف

رُبیٰ۔ ھُدیٰ۔ عدیٰ۔ عصًا وغیرہ کہ ان مین الف اصلی ہے، نیز بخلاف معزیٰ۔ ارطیٰ۔ علقیً۔ حبنطیً۔ قبعثریٰ کہ ان مین الف الحاق ہو یا یہ الف ممدودہ ہو مثلاً صحراءُ۔ حمراءُ۔ علماءُ۔ اغنیاءُ۔ کبریاءُ حنفساءُ بخلاف عطاءٌ۔ ایماءٌ وغیرہ کہ ان مین الف اصلی ہے، نیز بخلاف علباءٌ۔ حرباءٌ۔ قوباءٌ کہ ان مین الف الحاق ہے، غوغاء مین دونون احتمال ہین،

ذیل کی چھہ صورتون مین غیر منصرف منصرف ہوجاتا ہے:۔

(الف) لام تعریف اس پر داخل ہوجائے مثلاً رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

(ب) یا مضاف ہو مثلاً فی علماءِ الھندِ۔

(ج) یا اسم سہ حرفی ساکن الاوسط ہو، مگر عجمیت اور تانیث دونون باتین اس مین جمع نہ ہوجائین مثلاً نوحٌ۔ لوطٌ۔ دعدٌ۔ منصرف ہوجاینگے لیکن ماہٌ جورُ کہ عجمی اور مونث ہین غیر منصرف رہین گے۔

(د) یا علم بطور نکرہ استعمال کیا جائے مثلاً فِی البیت طلحۃٌ آخرُ۔

(ہ) یا شعر مین صحت وزن کے لئے ہو مثلاً عمرو بن کلثوم کہتا ہے، ع

وکاس قد شربت ببعلبکٍ

(و) یا قافیہ کا لحاظ ہو، شعر مین ہو یا نثر مین مثلاً امراء القیس کہتا ہے:۔

ع عقاب تدلت من شماریخ تہلانِ۔

قرآن پاک مین فواصل آیات بعض جگہ اسی قاعدہ سے پڑھے جاتے ہین، مثلاً (کانت قواریرا۔ قواریرَ من فضۃ)

اِسْحٰقُ مُسَافِرٌ. یَعْقُوْبُ مُقِیْمٌ. اِبْرَاهِیْمُ سَاکِنُ بَعْلَبَکَّ.
رَابِعَۃُ مُقِیْمَۃٌ فِیْ بَصْرَۃَ. سَیْفُ مَعْدِ یْکَرِبَ مَشْهُوْرٌ. سَحْبَانُ
فَصِیْحٌ مَعْرُوْفٌ. عِیَاضٌ وَزُفَرُ خَلِیْلَانِ.

سبق (۲۱)

(مبدل الاعراب)

گذشتہ ۹ قسموں میں سے مبدل الاعراب وہ ہیں جن کے آخر میں و یا ی یا ا کے واقع ہونے سے ان کے اعراب کی صورت بدل جاتی ہے، انکی ۷ قسمیں ہیں:-

(۱) معرب بالحرکہ کہ ان کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے، مثلاً کِتَابِیْ. رِجَالِیْ. مَسَاجِدِیْ.

(۲) جمع سالم مذکر کہ اس کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے مثلاً مُسْلِمِیَّ. بَنِیَّ وغیرہ۔

(۳) غیر منصرف کہ اسکے آخر میں الف مقصورہ ہو مثلاً بشریٰ، عیسیٰ، موسیٰ، یحییٰ۔

(۴) اصلی قسموں میں سے قسم اول کہ اس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو مثلاً عصًا (دراصل عَصَوًا) هدًی۔ ان چار قسموں کے اعراب کی صورت تینوں حالتوں میں یکساں رہتی ہے۔

(۵) اصلی قسموں میں سے قسم اول جس کے آخر میں و یا ی بعد کسرہ ہو مثلاً قاضٍ بحالت رفع وجر۔ حالت نصب میں اپنی اصلی صورت پر رہے گا مثلاً قَاضِیًا۔ اسی مثال پر غیر منصرف کی قسم چہارم بھی ہو گی مثلاً جَوَارٍ بحالت رفع وجر۔ حالت نصب

(۶) جمع سالم مذکر ایسے واحد کی جس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو مثلاً
اَعْلَوْنَ (جمع اعلیٰ) مُصْطَفَوْنَ (جمع مصطفیٰ) بحالت رفع اور اَعْلَیْنَ.
مصطفَیْنَ بحالت نصب و جر۔

(۷) گنے ہوئے چھ لفظ جب مضاف ہوں، ان کو اسماء ستہ مکبرہ کہتے ہیں
اَبٌ. اَخٌ. حَمٌ. هَنٌ. فَمٌ. ذُو. مثلاً ابوزیدٍ بحالت رفع
ابازیدٍ بحالت نصب. ابی زیدٍ بحالت جر۔

خفیف اعراب ہو تو قاضٍ اور جوارٍ وغیرہ قاضیٌ اور جواریٌ
ہو جائینگے. فم اگر مضاف نہ ہو تو اس کی میم باقی رہتی ہے لیکن بحالت
اضافۃ چاہو گرا دو چاہو باقی رکھو۔ اگر باقی رکھو تو عام صورت پر رہیگا،
مثلاً فمُ زیدٍ. فمَ زیدٍ. فمِ زیدٍ. جب گر جائے گی تو مثل
اب، فو. فا. فی ہو جائے گا،

اَبُوْزَیْدٍ حَاضِرٌ. لٰكِنَّ اَخَا سَعِیْدٍ غَائِبٌ. سَعِیْدٌ
ذَاهِبٌ اِلٰی اَبِیْ خَالِدٍ. اِنَّ اَخَا وَحِیْدٍ قَاضٍ وَاَبَا رَشِیْدٍ
وَالِی الْبَصْرَةِ. ذُو الْعَقْلِ هَادِی النَّاسِ. اِنَّ ذَا الْعِلْمِ عَزِیْزٌ
وَلِذِی الْجَهْلِ ذِلَّةٌ. اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ بِاَبِیْهِ.

مبنی اسم

معرب اور غیر منصرف کے بعد مبنی کا بیان کیا جاتا ہے،

مبنی چند محدود الفاظ ہیں اور کثرت سے کام مین آتے ہین، اس لئے انکو یاد کرلینا ضرور ہے،

انہی ضروری اور محدود الفاظ مین سے چند معرب بھی ہیں انھین بھی اس ضمن مین لکھدینا مناسب ہوگا،

مبنی اسم کی ۲ قسمین ہین :- ایک وہ جنپر اعراب تو نہین لگتا، مگر حالت کا اثر پڑتا ہے، دوسرے وہ جنپر **حالت** کا کچھ اثر نہیں پڑتا،

پہلی قسم مین ضمائر ہین جو حالتِ رفع اور حالتِ نصب وجر مین اکثر اس قدر مختلف ہوجاتے ہین، کہ اعراب کی ضرورت بہت کم رہجاتی ہے

سبق (۲۲)

ضمیر بحالت رفع

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مشترک
واحد	هُوَ	هِيَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
مثنیٰ	هُمَا		اَنْتُمَا		نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	

ضمیر بحالتِ رفع

هُوَ عَاقِلٌ وَهِيَ غَافِلَةٌ . اَنْتَ خَطِيْبٌ وَاَنْتِ شَاعِرَةٌ.
اَنَا طَوِيْلٌ وَهُمَا قَصِيْرَانِ . اَنَا سَاكِتَةٌ وَهُمَا مُتَكَلِّمَتَانِ .
اَنْتُمَا فَارِغَانِ وَنَحْنُ مَشْغُوْلَانِ . اَنْتُمَا فَارِغَتَانِ وَنَحْنُ مَشْغُوْلَتَانِ
هُمْ غَائِبُوْنَ وَاَنْتُمْ حَاضِرُوْنَ . هُنَّ غَائِبَاتٌ وَاَنْتُنَّ حَاضِرَاتٌ
نَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَاَنْتُمْ مُقِيْمُوْنَ . نَحْنُ مُسَافِرَاتٌ وَاَنْتُنَّ مُقِيْمَاتٌ

سبق ۲۳

ضمیر بحالتِ نصب و جر	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	هٗ	هَا	كَ	كِ	ىَ
مثنّٰی	هُمَا		كُمَا		نَا
جمع	هُمْ	هُنَّ	كُمْ	كُنَّ	

ضمائر مجرور

زَيْدٌ اَخِيْ وَعُمَرُ صَاحِبِيْ ۔ اَبِيْ وَاُمِّيْ كَبِيْرَانِ. فِيْكَ شُجَاعَةٌ وَفِيْهِ قُوَّةٌ ۔ فِيْكِ حَيَاءٌ وَفِيْهَا فَصَاحَةٌ ۔ شُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَيَّ. لَهُ حَاجَةٌ اِلَيَّ وَلِيْ حَاجَةٌ اِلَيْهِ ۔ رَاْيُهُمَا صَائِبٌ وَقَوْلُكُمَا حَقٌّ ۔ سَفَرُنَا قَرِيْبٌ وَوَطَنُنَا بَعِيْدٌ، سُؤَالُكُمْ سَهْلٌ وَدَرْسُهُمْ مُشْكِلٌ ۔ كِتَابُهُنَّ كَامِلٌ وَكِتَابُكُنَّ نَاقِصٌ مِنْ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهٖ ۔

سبق (۲۴)

مبنی قسم ثانی

جو مبنی کہ حالت رفع ونصب وجر میں بالکل نہیں بدلتے وہ ۷ ہیں

(۱) اشارات ۔ } ان کے تثنیہ مبنی نہیں،
(۲) موصولات ۔ }
(۳) استفہامات ۔
(۴) مخففات ۔
(۵) ظروف ۔

(۶) مرکبات ۔

(۷) شروط ۔

شروط فعل کے ساتھ مخصوص ہین اس لئے ان کا ذکر تو فعل کے بیان مین آئے گا، باقی مبنیات یہان لکھے جاتے ہین،

اشارات

	قریب		بعید	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد:-	هٰذَا (یہ)	هٰذِهٖ	ذٰلِكَ	تِلْكَ
مثنی:-	هٰذَانِ	هَاتَانِ	ذَانِكَ	تَانِكَ
جمع:-	هٰؤُلَآءِ		اُولٰئِكَ	

اِشَارَاتٌ

هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ وَهٰذِهِ الدَّوَاةُ رَدِيْئَةٌ ۔ هٰذَا الْكِتَابُ كَامِلٌ وَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ نَاقِصَةٌ ۔ ذٰلِكَ الطِّفْلُ شَرِيْرٌ وَتِلْكَ الْبِنْتُ صَالِحَةٌ ۔ هٰذَانِ الطِّفْلَانِ اَخَوَانِ وَهَاتَانِ الْبِنْتَانِ اُخْتَانِ ۔ ذَانِكَ الرَّجُلَانِ مُسَافِرَانِ وَتَانِكَ الْمَرْءَتَانِ غَرِيْبَتَانِ ۔ هٰؤُلَآءِ قَوْمُ زَيْدٍ وَاُولٰئِكَ اَصْحَابُ عَمْرٍو ۔

جَوَابُ هٰذَیْنِ الطِّفْلَیْنِ صَحِیْحٌ ۔ قَوْلُ ذَیْنِکَ الرَّجُلَیْنِ صَادِقٌ ۔ خَطُّ هَاتَیْنِ الْبِنْتَیْنِ جَمِیْلٌ ۔ عَمُّ تَیْنِکَ الْاُخْتَیْنِ تَاجِرٌ ۔

سبق (۲۵)

موصولات

اسم موصول ۲ قسم کے ہیں، خاص اور عام

موصولات خاصہ

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِیْ	اَلَّتِیْ
مثنیٰ	اَللَّذَانِ	اَللَّتَانِ
جمع	اَلَّذِیْنَ	اَللَّاتِیْ ۔ اَللَّوَاتِیْ

اَلْفَرَسُ الَّذِیْ لِزَیْدٍ اَحْسَنُ مِنَ الَّذِیْ لِعَمْرٍو ۔ مَدْرَسَۃُ بَلَدِکَ اَکْبَرُ مِنَ الَّتِیْ فِیْ بَلَدِنَا ۔ اَلطِّفْلَانِ اللَّذَانِ عَلَی الْبَابِ یَتِیْمَانِ ۔ اَلْبِنْتَانِ اللَّتَانِ فِی الْمَکْتَبِ ذَکِیَّتَانِ ۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ الَّذِیْنَ فِی الْمَدْرَسَۃِ فُقَهَاءُ ۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ اللَّاتِیْ فِی الْمَکْتَبِ صَالِحَاتٌ ۔

ف : ۔ موصول خاص بطور صفت کے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مگر موصول عام کبھی صفت نہیں ہوتا

سبق (۲۶)

موصولاتِ عامّہ

مَا - جو کچھ　　مَنْ - جو کوئی

حَيْثُ - جہاں　　اِذْ - جب

أَنَا فَاعِلٌ مَا أَنْتَ فَاعِلٌ. زَيْدٌ بَائِعٌ غَدًا جَمِيعَ مَا فِي بَيْتِهِ. مَنْ هُوَ نَاصِحُكَ خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ هُوَ مَادِحُكَ. اَلْعِلْمُ مَحْبُوبٌ إِلَى كُلِّ مَنْ لَهُ عَقْلٌ. اَلْأُسْتَاذُ رَؤُوفٌ بِكُلِّ مَنْ فِي الْمَدْرَسَةِ مِنَ الطُّلَّابِ. اَلْكِتَابُ جَلِيسُكَ حَيْثُ لَا جَلِيسَ لَكَ. أَنَا مُسَافِرٌ غَدًا إِذِ النَّاسُ ذَاهِبُونَ لِلْحَجِّ.

ف: - بعض الفاظ جو زمانہ کے معنی رکھتے ہیں اور معرب ہیں بطور موصول کے بھی مستعمل ہوتے ہیں، مثلاً حِيْنَ - جب وقت یَوْمَ - جب دن، سَاعَةَ - جس گھڑی وغیرہ

سبق (۳۷)

استفہامات

هَلْ - آیا ؟   کَمْ - کتنا ؟

أَ - ״ ؟   أَیْنَ - کہاں ؟

کَیْفَ - کیسا ؟   مَتٰی - کب ؟

مَا - کیا ؟   أَیَّانَ - کب - کہاں ؟

مَنْ - کون ؟ أَیٌّ کس ؟ أَنّٰی کہاں سے ؟

مَنْ فِي الْبَيْتِ؟ فِيهِ أَبِي وَخَادِمٌ. أَيْنَ عَمُّكَ؟ هُوَ فِي السَّفَرِ. مَتٰى رُجُوعُهُ؟ بَعْدَ شَهْرٍ. إِلٰى مَتٰى شُغْلُكَ؟ إِلَى الْعَصْرِ. هَلْ أُخْتُكَ فِي الْمَكْتَبِ؟ لَا هِيَ فِي الْبَيْتِ. أَهِيَ بِعَافِيَةٍ؟ لَا هِيَ مَرِيضَةٌ. كَيْفَ عَمَّتُكَ وَخَالَتُكَ؟ هُمَا بِسَلَامَةٍ. كَمْ عُمْرُكَ؟ تِسْعَةَ سِنِينَ. كَمْ خَادِمًا لِعَمِّكَ؟ أَرْبَعَةٌ

ف :- حروف جر کے بعد مَا کا الف گر جاتا ہے جیسے لِمَ کیوں، إِلَامَ کہاں تک، مِمَّ کس سے، حَتَّامَ کب تک، فِيمَ کس میں، عَلَامَ کس پر وغیرہ۔

ف :- هَلْ، أَ، كَيْفَ، حروف ہیں۔ أَيٌّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔

سبق (۲۸)

مخففات

کبھی کسی ترکیب کو مختصر کر لیتے ہیں، اگر قرینہ سے مطلب صاف سمجھا جاتا ہے، انھیں کو مخففات کہتے ہیں،

مخففات

قَبْلُ ۔ اس سے پہلے   اَمْسِ ۔ کل کے دن، یا گذشتہ شام

بَعْدُ ۔ اس کے بعد   حَسْبُ ۔ }

عَلْوُ ۔ اس کے اوپر   لَاغَيْرُ ۔ } اور کوئی نہیں۔

حَامِدٌ مُقِيمٌ فِي بَيْتِي مِنْ اَمْسِ . فِي الْبَيْتِ عَمِّيْ وَخَادِمُهُ لَاغَيْرُ. فِي الْمَدْرَسَةِ اَلْفُ طَلَبَةٍ فَحَسْبُ . زَيْدٌ حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ. اَلْاٰنَ سَفَرُنَا اِلٰى دِهْلِي لَاغَيْرُ وَبَعْدُ اِلٰى مُلْتَانَ. مَنَارَةُ الْقُطْبِ مُنْهَدِمَةٌ مِنْ عَلْوُ.

سبق (۲۹)

مبنی ظروف

مبنی ظروف کچھ کچھ موصولات اور استفہامات اور مختصات میں گذر چکے اور کچھ فعل کے ساتھ مخصوص ہیں، باقی یہاں لکھے جاتے ہیں،

لَدٰی - پاس هٰهُنَا - یہاں
لَدُنْ - پاس (سے) هُنَاكَ - وہاں
ثَمَّ - وہیں

لَدَی الْبَابِ فَقِیْرٌ وَهُنَاكَ ابْنٌ لَهٗ . سَعِیْدٌ جَالِسٌ لَدٰی رَشِیْدٍ . وَثَمَّ عَقِیْلٌ . عُمَرُ قَادِمٌ مِنْ لَّدُنْ عَمِّهٖ . هَلْ خَالِدٌ هٰهُنَا اَمْ فِی الْبَلْدَةِ ؟ لَا هٰهُنَا وَلَا هُنَاكَ هُوَ فِیْ وَطَنِهٖ . هَلْ لَدَیْكَ سَاعَتِیْ ؟ لَا ، مَا لَدَیَّ سَاعَتُكَ اِنَّمَا لَدَی الصَّنَّاعِ

سبق (۳۰)

مرکبات

دسں اور بیسؔ کے درمیان تمام اعداد دو چیزوں سے مرکب ہوتے ہیں

اور دونوں جز خفیف نصب کی علامت پر مبنی ہوتے ہیں، اکثر عدد کے ساتھ ہی اس چیز کا بھی ذکر آتا ہے جو شمار کی جاتی ہے، اسے معدود کہتے ہیں،
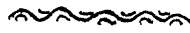
لِزَيْدٍ اَحَدَ عَشَرَ خَادِمًا وَاِحْدٰى عَشْرَةَ خَادِمَةً،
لِرَشِيْدٍ اِثْنَا عَشَرَ فَرَسًا وَاِثْنَتَا عَشْرَةَ نَاقَةً۔
لِسَعِيْدٍ ثَلٰثَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ رُوْبِيَةً۔
فِيْ جَمَاعَتِنَا خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلًا صَغِيْرًا وَسِتَّ عَشْرَةَ بِنْتًا صَغِيْرَةً۔ فِي الْمَدْرَسَةِ سَبْعَةَ عَشَرَ بَابًا وَثَمَانِيَ عَشْرَةَ غُرْفَةً۔ فِي الْبَلْدَةِ تِسْعَةَ عَشَرَ مَسْجِدًا وَعِشْرُوْنَ مَدْرَسَةً وَثَلٰثُوْنَ حَمَّامًا وَاَرْبَعُوْنَ مَحَلَّةً۔

ف :۔ مرکبات اور بیس[۲۰] تیس[۳۰] وغیرہ کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے،

ف :۔ گیارہ[۱۱] اور بارہ[۱۲] میں دونوں جز مگر تیرہ[۱۳] سے انیس[۱۹] تک دوسرا جز معدود کے مطابق مذکر یا مؤنث ہوگا،

سبق (۳۱)

باقی اعداد

باقی اعداد اگرچہ مبنی نہیں مگر ان کی ترکیب معدود کے ساتھ مختلف طور پر ہوتی ہے، اس لئے ان کو بھی جاننا ضروری ہے،

لِزَيْدٍ فَرَسٌ وَاحِدٌ وَاثْنَانِ مِنَ الْغِلْمَانِ. لِسَعِيْدٍ ثَلٰثُ بِغَالٍ وَاَرْبَعَةُ اَفْرَاسٍ. عِنْدِيْ خَمْسُ دُبَيَاتٍ وَسِتَّةُ دَرَاهِمَ. عَلَى الطَّاوِلَةِ سَبْعُ مِحْبَرَاتٍ وَثَمَانِيَةُ اَقْلَامٍ فِي الصُّنْدُوْقِ تِسْعُ رِسَالَاتٍ وَعَشَرَةُ كُتُبٍ. فِيْ جَمَاعَتِنَا مِائَةُ طِفْلٍ. فِيْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ.

ف :۔ تین سے لیکر دس تک کا معدود جمع ہوگا اور سو اور ہزار کا معدود واحد مگر دونوں صورتوں میں مجرور ہوگا،

ف :۔ معدود جب مذکر کی جمع ہو تو عدد مؤنث ہوگی کیونکہ جمع کو مؤنث خیال کیا جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۲۸) مگر جب معدود مؤنث کی جمع ہو تو عدد میں مؤنث کی علامت لگانا فضول سمجھتے ہیں، کیونکہ مؤنث کی جمع خود ہی مؤنث در مؤنث ہے،

سبق (۳۲)

کیفیات اسم

اعراب کے بعد اسم کے دیگر تغیرات کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان کو کیفیات اسم کہنا چاہیئے، ان کیفیتوں کی ۲ قسمیں ہیں:۔

لازم اور متعدی، لازم وہ ہے جس کا اثر دوسرے لفظ پر کچھ نہ ہو،

متعدی وہ جس کا اثر دوسرے لفظ پر بھی پڑے،

لازم کیفیتیں ۳ ہیں:—

(۱) تصغیر۔ چھوٹا پن یا کمی کا ظاہر کرنا،

(۲) ترخیم۔ منادیٰ کے آخر سے ایک دو حرف نکالدینا۔

(۳) نسبت۔ نسبت کے معنی ظاہر کرنا،

متعدی کیفیتیں بھی ۳ ہیں:—

(۱) وسعت۔ معرفہ یا نکرہ ہونا،

(۲) عدد۔ واحد یا مثنیٰ یا جمع ہونا،

(۳) جنس۔ مذکر یا مؤنث ہونا،

ان دونوں قسم کی کیفیتوں کو ہم جدا جدا بیان کرتے ہیں،

کیفیات لازمہ

کیفیات لازمہ کے متعلق تمام قواعد کے بیان کرنے میں طوالت ہوگی، ان کو مثالوں سے سمجھنا زیادہ آسان ہے،

(۱) تصغیر

اصل	مُصَغَّر	اصل	مُصَغَّر
عَبْدٌ	عُبَيْدٌ	جَعْفَرٌ	جُعَيْفِرٌ
طَلْحَةٌ	طُلَيْحَةٌ	فَرَزْدَقٌ	فُرَيْزِقٌ

اصل	مصغّر	اصل	مصغّر
حَمْرَاءُ	حُمَيْرَاءُ	مِفْتَاحٌ	مُفَيْتِيْحٌ
رَجُلَانِ	رُجَيْلَانِ	سُلْطَانٌ	سُلَيْطِيْنٌ
بَصَرِيٌّ	بُصَيْرِيٌّ	عُثْمَانٌ	عُثَيْمَانٌ
هِنْدِيُّوْنَ	هُنَيْدِيُّوْنَ	زَعْفَرَانٌ	زُعَيْفِرَانٌ

ف: ۔ سلطان اور عثمان کے مصغّر میں فرق اس لئے ہے کہ سلطان کا
الف جمع میں ی ہو جاتا ہے، تو مصغّر میں بھی بدل جاتا ہے،

(۲) ترخیم

اصل	مرخّم	اصل	مرخّم
یَاحَارِثُ	یَاحَارِ	یَامَنْصُوْرُ	یَا مَنْصُ
یَا اُمَیْمَةُ	یَا اُمَیْمَ	یَا مَرْوَانُ	یَا مَرْوَ
یَا رَبِّیْ	یَا رَبِّ	یَاصَاحِبِیْ	یَا صَاحِ
یَا عَبَّاسُ	یَا عَبَّ	یَا بَعْلَبَكُّ	یَا بَعْلَ

(۳) نسبت

اصل	منسوب	اصل	منسوب
مَکَّۃُ	مَکِّیٌّ	طَیِّءُ	طَائِیٌّ
مَدِیْنَۃُ	مَدَنِیٌّ	رَیٌّ	رَازِیٌّ
عَرَبٌ	عَرَبِیٌّ	مَرْوُ	مَرْوَزِیٌّ
قُرَیْشٌ	قُرَشِیٌّ	عَبْدُ الشَّمْسِ	عَبْشَمِیٌّ
عَلِیٌّ	عَلَوِیٌّ	اَبُوْ حَنِیْفَۃ	حَنَفِیٌّ

سبق (۳۴)

کیفیاتِ متعدیہ

(۱) وسعت

بعض اسم کسی خاص شخص یا چیز پر دلالت کرتے ہیں، جیسے زید، دہلی میں، قلم۔ وغیرہ۔ ان کو معرفہ کہتے ہیں، بعض عام ہوتے ہیں، جیسے انسان شہر، وغیرہ۔ ان کو نکرہ کہتے ہیں،

معرفہ ۵ ہیں:-

(۱) عَلَم - جیسے زَید - عُمَر - دہلی - ملتان - نِیل - فرات،
(۲) ضمیر، جیسے اَنَا - اَنْتَ وغیرہ،
(۳) اشارہ - جیسے ھٰذا - ذٰلِکَ - وغیرہ، کبھی حرف ندا اشارہ کا کام دیتا ہے،
(۴) جس اسم پر اَلْ لگی ہو جیسے اَلرَّجُلُ - اَلْغُلَامُ - اَلَّذِیْ اَلَّتِیْ وغیرہ
(۵) جس اسم کا مضاف الیہ معرفہ ہو جیسے کِتَابِیْ، کِتَابُ زَیْدٍ۔
ان کے سوا باقی تمام اسم نکرہ ہیں،
جملہ بھی نکرہ سمجھا جاتا ہے،

ف : ــ معرفہ کی صفت کو بھی معرفہ ہونا چاہیے اور نکرہ کی صفت کو نکرہ

سبق (۳۴)

مطابقتِ معرفہ و نکرہ

زَیْدُ نِ الشَّرِیْفُ صَدِیْقِیْ . ھٰذَا الْفَرَسُ النَّفِیْسُ لِخَالِدٍ . لِسَعِیْدٍ فَرَسٌ نَفِیْسٌ . ھٰذَا الْکِتَابُ عَجِیْبٌ. ھٰذَا کِتَابٌ عَجِیْبٌ . ذٰلِکَ الطِّفْلُ شَرِیْرٌ . ذٰلِکَ طِفْلٌ شَرِیْرٌ. لِرَشِیْدٍ فَرَسٌ ھُوَ اَطْوَلُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَفْرَاسِ . اَلْفَرَسُ الَّذِیْ ھُوَ اَصْغَرُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَفْرَاسِ

لِوَحِيدٍ. أَخِي الصَّغِيرُ فِي الْمَكْتَبِ. عَمٌّ زَيْدٍ الْكَبِيرُ فِي السَّفَرِ. لِرَشِيدٍ كِتَابُ تَصَاوِيرَ جَمِيلٌ.

سبق (۳۵)

موقع معرفہ ونکرہ

هٰذَا الْقَلَمُ النَّفِيسُ لِسَعِيدٍ. لِرَشِيدٍ قَلَمٌ نَفِيسٌ. إِنَّ وَحِيدًا فِي الْمَدْرَسَةِ. فِي الْبَيْتِ خَادِمٌ وَأَطْفَالٌ إِنَّ فِي الْمَكْتَبِ أَطْفَالًا كَثِيرَةً. لَا خَادِمَ لِزَيْدٍ وَلٰكِنَّ لِعَمْرٍو خُدَّامًا كَثِيرَةً. لَا شَكَّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَلٰكِنَّ فِي ذٰلِكَ شَكًّا لَا حَاجَةَ لِي إِلَيْهِ وَلٰكِنَّ لَهُ إِلَيَّ حَاجَاتٍ. لَا صَدِيقَ لِعَبَّاسٍ وَلِأَخِيهِ أَصْدِقَاءُ كَثِيرَةٌ. لَيْتَ لِعَبَّاسٍ صَدِيقًا وَاحِدًا

ف:- مسند الیہ جب نکرہ ہو، اور اس پر لا، نفی جنس بھی لگی نہ ہو تو مسند کے آگے آئیگا

سبق (۳۶)

عدد

واحد کے آخر میں ۔ انِ لگا ہو تو مثنیٰ سمجھو،

مثلاً کِتَابَانِ ۔ قَلَمَانِ ۔ دَوَاتَانِ ۔ غُلَامَانِ ،
یہ تو اعراب کے بیان میں پڑھ چکے ہو کہ یہی ے انِ بدل کر ے
یْنِ اور پھر خفیف ہو کر ے ا اور ے ی بھی ہو جاتا ہے ،
جمع کی دو قسموں میں سے سالم کا ذکر تو پہلے گذر چکا ہے ، رہی
جمع مکسر اس کے لئے چند اوزان مقرر ہیں ان میں سے جو بہت زیادہ مستعمل
ہیں یہاں لکھے جاتے ہیں ،
جمع کے بعض اوزان ایسے ہیں جن پر واحد بھی آتا ہے ، وہاں معنی سے
جمع یا واحد ہونا معلوم ہوتا ہے ،
مثلاً کتاب واحد ہے اور رجال جمع ،

ف :۔ مثنیٰ کی صفت ، ضمیر ، اشارہ ، صلہ بھی مثنیٰ ہونگے ، جمع مکسر کی
صفت وغیرہ جمع ہونگی اور واحد مؤنث بھی ہوسکتی ہیں ، جیسے اطفالٌ صغارٌ
یا صغیرۃٌ ۔ ھٰذِہٖ الاطفالُ یا ھٰؤلاءِ الاطفالُ وغیرہ ،

اوزان جمع مکسر

	اوزان	مثال		
۱	فِعَالٌ	و عبد ج عباد	رجل رجال	صغیر صغار

	اوزان		مثال			
٢	فُعَلاءُ	و	عَالِمٌ	شَرِیْفٌ	شُجَاعٌ	
		ج	علماء	شرفاء	شجعاء	
٣	اَفْعَالٌ	و	سبب	نور	طفل	شخص
		ج	اسباب	انوار	اطفال	اشخاص
٤	اَفْعِلاءُ	و	نبی	ولی	سخی	صدیق
		ج	انبیاء	اولیاء	اسخیاء	اصدقاء
٥	اَفْعِلَةٌ	و	زمان	دواء	طعام	غذاء
		ج	ازمنة	ادویة	اطعمة	اغذیة
٦	فُعُلٌ	و	رسول	کتاب	صحیفة	خشبة
		ج	رسل	کتب	صحف	خشب
٧	فُعُولٌ	و	نجم	جسم	اسد	شاهد
		ج	نجوم	جسوم	اسود	شهود
٨	فُعَّالٌ	و	حاکم	خادم	طالب	
		ج	حکام	خدام	طلاب	
٩	فَعَالِلُ	و	مسجد	رسالة	جوهر	قالب
		ج	مساجد	رسائل	جواهر	قوالب
١٠	فَعَالِیْلُ	و	سلطان	مفتاح	ناموس	خفاش
		ج	سلاطین	مفاتیح	نوامیس	خفافیش

سبق (۳۷)

جنس

مؤنث کی ۲ قسمیں ہیں، حقیقی اور لفظی۔ حقیقی جو کسی جاندار مؤنث پر دلالت کرے، جیسے زَیْنَبُ ۔ هِنْدُ ۔ لیلیٰ ۔ اُمٌّ ۔ اُخْتٌ
لفظی۔ جو صرف لفظاً مؤنث ہو جیسے اَرْضٌ (زمین) نفسٌ (جان) ریحٌ (ہوا)
مؤنث لفظی کی ۲ قسمیں ہیں، قیاسی جس میں کوئی مقرر کی ہوئی نشانی پائی جائے، سماعی جو ایسا نہ ہو،

مؤنث قیاسی

قیاسی کی تین نشانیاں ہیں:۔

(۱) آخر میں آء ۔ یا ۃ یا یٰ کا لگا ہونا، مثلاً صحرآء، حمرآء، غوغاء کبریا، یا مثلاً حکمۃ، عزۃ، صلوٰۃ، زکوٰۃ، جنۃ، یا مثلاً دعویٰ۔ تقویٰ، دنیا، عقبیٰ،

(۲) جمع مکسر ہونا، مثلاً رِجَالٌ ۔ کُتُبٌ ۔ اقلامٌ ۔

ف :۔ مؤنث کی صفت اور ضمیر، اور اشارہ اور صلہ مؤنث ہونگے فعل کیساتھ مطابقت کا قاعدہ فعل کے بیان میں آئے گا،

مؤنث سماعی

عربی زبان میں مؤنث سماعی چند مخصوص الفاظ ہیں، مثلاً :-

أَرْضٌ (زمین) نَفْسٌ (جان) رَحًى (چکی) حَرْبٌ (لڑائی)
سَمَاءٌ (آسمان) عَصًا (لاٹھی) فُلْكٌ (کشتی) أَرْنَبٌ (خرگوش)
لَيْلٌ (رات) دَارٌ (گھر) سِلْمٌ (صلح) عُقَابٌ (گدھ)
عَيْنٌ (آنکھ) اور تمام دُہرے اعضا مثلاً أُذُنٌ (کان) وغیرہ،
خَمْرٌ (شراب) اور تمام اس کے نام،
رِيحٌ (ہوا) اور تمام اس کے نام،
نَارٌ (آگ) اور تمام اس کے نام،

أَرْضُ بَلْدَتِي طَيِّبَةٌ . تِلْكَ الرَّحَى الْكَبِيرَةُ لِزَيْدٍ . هٰذِهِ الدَّارُ لِسَعِيدٍ . الرِّيحُ الْيَوْمَ شَدِيدَةٌ . اَللَّيْلُ بَارِدَةٌ . اَلْخَمْرُ لَطِيفَةٌ وَلٰكِنَّهَا آفَةٌ لِلْعَقْلِ . اَلْحَرْبُ كَرِيهَةٌ وَلٰكِنَّهَا مُفِيدَةٌ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ . تِلْكَ الْفُلْكُ الْحَرْبِيَّةُ لِلدَّوْلَةِ وَفِيهَا عَسْكَرٌ عَظِيمٌ وَمَدَافِعُ كَبِيرَةٌ .

سبق (۳۸)

مادہ اور وزن

ہر لفظ میں کچھ اصلی حروف ہوتے ہیں جنھیں اس لفظ کا مادّہ کہتے ہیں، انہی میں حرکتوں اور کبھی زائد حروف کے لگنے سے ایک خاص صورت پیدا ہوتی ہے جسے

اس لفظ کا وزن کہتے ہیں، مثلاً کتاب کا مادہ کَ تَ بَ ہے، اور وزن فِعَال۔ وزن ظاہر کرنے کے لئے فَ۔ عَ۔ لَ کو خاص کر لیا ہے، اصلی حروف عموماً ۳ ہوتے ہیں پس اُن کی جگہ تو فَ۔ عَ۔ لَ کو رکھتے ہیں، اور حرکتوں اور زائد حرفوں کو ان کی جگہ پر رہنے دیتے ہیں، مثلاً :۔

لفظ	وزن	لفظ	وزن
حُکْمٌ	فُعْلٌ	حَاکِمٌ	فَاعِلٌ
حِکَمٌ	فِعَلٌ	مَحْکُوْمٌ	مَفْعُوْلٌ
حِکْمَۃٌ	فِعْلَۃٌ	اَحْکَامٌ	اَفْعَالٌ
حَکِیْمٌ	فَعِیْلٌ	اِحْکَامٌ	اِفْعَالٌ
مَحْکَمَۃٌ	مَفْعَلَۃٌ	مُحَاکَمَۃٌ	مُفَاعَلَۃٌ
حُکَّامٌ	فُعَّالٌ	اِسْتِحْکَامٌ	اِسْتِفْعَالٌ
اَحْکَمُ	اَفْعَلُ	مُسْتَحْکَمٌ	مُسْتَفْعَلٌ

گویا عربی زبان کا لفظ لفظ ایک سانچے میں ڈھلا ہوتا ہے اور ہر حرف اپنی اپنی جگہ نگینے کی طرح جڑا ہوتا ہے۔

ف :۔ حروف زوائد یہ ہیں، سَأَلْتُمُوْنِیْهَا ہیں گن لو، اس پر استاد شاگرد کا ایک مزے کا مکالمہ ہے، شاگرد :۔ حضرت حروف زوائد کون کون ہیں؟ اُستاد :۔ "سَأَلْتُمُوْنِیْهَا" (تُم نے مجھ سے انھیں دریافت کیا تھا) شاگرد :۔ حضرت ہم نے تو کبھی پہلے دریافت نہیں کیا تھا۔ اُستاد :۔ "اَلْیَوْمَ نَسِیْتُ" (آج تو بھول گیا)

تقسیم مادّہ

مادہ کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) اسمیہ :- جس سے فقط اسم بنتا ہو،

(۲) فعلیہ - جس سے فعل بھی بنتا ہو،

مادّہ اسمیہ سے جو اسم بنتا ہے اس کو جامد (ٹھوس) کہتے ہیں، کیونکہ اس میں بہت زیادہ تغیر نہیں ہوتا، مگر مادّہ فعلیہ میں عجیب وغریب تبدیلیاں ہوتی ہیں، مادہ پہلے پہل ایک چھوٹی سی صورت قبول کرتا ہے اور پھر اس سے سینکڑوں الفاظ نکلتے ہیں، اسی کا نام اشتقاق ہے، پہلی صورت کو اصل اور باقی کو مشتق کہتے ہیں، اشتقاق کا بہت بڑا سلسلہ ہے، جس میں فعل اور اسم دونوں شریک ہیں، مگر فعل شریک غالب ہے، اس لئے مشتق اسموں کا بیان بھی فعل ہی کے ساتھ آئے گا،

تفسیر سورۂ لہب

استاذ امام علامہ حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ کی

تفسیر سورۃ اللہب کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں عام خیال کی مدلل تردید

کی گئی ہے کہ یہ سورہ بددعا ہے۔ ابولہب اور اس کی بیوی کے وجوہِ

ذکر نہایت اثر انگیز ہیں۔ اس تفسیر کی اصلی عظمت کا اندازہ صرف

مطالعہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ کتابت و طباعت بہتر۔ کاغذ

نہایت عمدہ۔ حجم ۴۰ صفحے قیمت ۶ر

تفسیر سورۂ اخلاص

(اُردو)

استاذ امام علامہ فراہی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ اخلاص کی تفسیر اردو میں لکھی ہے۔ اس سورہ کی ہر دور میں بیشمار تفسیریں لکھی گئیں۔ لیکن اہلِ نظر نے اعتراف کیا ہے کہ علامہ فراہیؒ کی تفسیر میں جو نکتے بیان ہوئے ہیں۔ اُن سے تمام تفسیریں خالی ہیں۔ کتابت وطباعت بہترین۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت ۵ر

تفسیر سورۂ کوثر

استاذ امام علامہ حمیدالدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر سورۃ الکوثر کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں کوثر کی تحقیق، خانۂ کعبہ کی روحانی حقیقت اور نماز اور قربانی کے اسرار وحقائق پر مصنف نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کی اصلی عظمت کا اندازہ صرف مطالعہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ کتابت وطباعت جاذبِ نظر۔ کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ حجم ۸۰ صفحے قیمت ۸ر